گلہائے رنگا رنگ

پروفیسر محمد اکرام تائبؔ

خشک روٹی کا کوئی ٹکڑا بھی مل پاتا نہ تھا
ضُعف سے تائبؔ ترا وہ ڈگمگانا یاد ہے
اپنے ہمسائے کو مرغا روز کھاتے دیکھ کر
''چپکے چپکے رات دن آنسو بہانا یاد ہے''

O

رزقِ حلال میں تو تھے فاقوں سے مر چلے
ہر شے ہی اب تو گھر میں ہے وافر لگی ہوئی
ڈر بھی ہے روزِ حشر کا، تائبؔ ، مگر نہ پوچھ
''چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی''

O

تیس دن کی جو میری تنخواہ تھی
تین دن میں خرچ تائب کر چلے
''زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے
ہم تو مہنگائی کے ہاتھوں مر چلے''

O

آنٹی بنی جو ساس تو رشتے بدل گئے
مانا کہ ساس بھی نہ کسی کی سگی ہوئی
لیکن بہو بھی آج کی تائبؔ نہیں ہے کم
''دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی''